کوششیں اور سازشیں تارِ عنکبوت کی مانند ثابت ہوئی ہیں۔اس نمائندہ اجتماع میں تمام مکتبہ فکر کے لوگوں نے بھی بھرپور شرکت کی یہ بھی وفاق المدارس پر دیگر مکاتب فکر کے اعتماد کا مظہر ہے۔اسی طرح مسلم لیگ (ق) کے چودھری شجاعت حسین اور دیگر اعلیٰ حکومتی عہدیداران نے اسمیں نمائندگی کی اور دینی مدارس کے متعلق حکومتی صفائیاں پیش کیں۔اس کے علاوہ پاکستان کے چیدہ چیدہ ممتاز علماء کرام اور مشائخ عظام اور سیاسی شخصیات نے اس میں بھرپور شرکت کی اور بڑے فکر انگیز، علمی اور تحقیقی مقالہ جات بھی دینی مدارس کی اہمیت کے متعلق پیش کیے گئے۔یہ اجلاس ہر لحاظ سے کامیاب رہا اور اسکے اچھے اثرات محسوس کیے گئے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ دینی مدارس کے متعلق گاہے گاہے مختلف صوبوں اور شہروں میں دینی مدراس کے متعلق ایسے کنونشنز منعقد کیے جائیں اور اسمیں طبقہ خواص کے علاوہ عام لوگوں کو بھی دعوت عام دی جائے تاکہ دینی مدارس کے متعلق غلط پروپگنڈہ کا عوامی سطح پر ازالہ کیا جاسکے اور عوامی شعور کو مزید بیدار کیا جائے

کنونشن کی تیاریوں کے سلسلے میں وفاق المدارس العربیہ کے تمام عہدیدار اور بالخصوص اسلام آباد اور راولپنڈی کے علماء و مہتممین نے اس سلسلہ میں مثالی خدمات سرانجام دی ہیں۔ان کی کوششیں بھی قابل تحسین اور لائق مبارکباد ہیں۔یہاں یہ بات ضرور لکھنے کے قابل ہے کہ اس تاریخی کنونشن کو میڈیا نے اس لئے زیادہ اہمیت نہیں دی کہ تمام پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے آلات پر منتظمین نے کنونشن سنٹر کے اندر پابندی لگادی تھی۔اگر یہ پابندی نہ ہوتی تو پاکستان اور دنیا کے کروڑوں مسلمان اس تاریخی کنونشن کو براہ راست سنتے اور دیکھتے اور اسکے اثرات پوری دنیا پر اور زیادہ بہتر مرتب ہوتے۔مخالفین کا منہ توڑ جواب دینے کیلئے اور انکے مقابلہ کرنے کیلئے وفاق المدارس العربیہ کے ارباب اختیار کو اس مسئلے پر سنجیدگی سے سوچنا چاہیے کہ میڈیا اور اسکے آلات ہی اس دور کے اسلحہ و بارود ہیں اور ان سے بھی ناگزیر ضرورت کے وقت کام لینا چاہیے کہ حالتِ اضطرار میں فقہاء نے بہت سی چیزوں میں رخصت کی اجازت دی ہے اور میری ناقص رائے میں دینی مدارس اور اسلام پر اس سے زیادہ اضطراری حالت اس سے پہلے کبھی نہ آئی تھی جیسی کہ اب ہے۔بہرحال دینی مدارس کا یہ کنونشن ایک کامیاب کوشش تھی اور انشاء اللہ اسکے اثرات مستقبل قریب میں ہم سب کے سامنے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسلام کے یہ قلعے صفحہ دہر پر ہمیشہ قائم و دائم اور چمکتے دمکتے رہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کی بقاء انہی مدارس کے دَم خَم سے ہے۔

یارب زمانہ مجھ کو مٹاتا ہے کس لئے لوح جہاں پہ حرف مکرر نہیں ہوں میں

حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ کے جواں سال صاحبزادے اور دار العلوم حقانیہ کے سابق استاد حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ کی جدائی

اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل اس حدیث مبارکہ کا مشاہدہ اکثر و بیشتر نظروں سے گزرتا رہتا ہے۔اسی کی تازہ مثال دار العلوم حقانیہ کے سابق شیخ الحدیث و رئیس دار الافتاء، پیر طریقت حضرت مولانا مفتی محمد

فرید صاحب مدظلہ کی ذات گرامی ہے۔ جو عرصہ دراز سے شدید علیل ہیں اور پے درپے اپنے عزیزوں کی جدائیوں کا غم سہہ رہے ہیں۔ آپ کو گزشتہ دنوں ایک اور جانکاہ حادثے کا بڑھاپے میں سامنا کرنا پڑا۔ یہ حضرت مولانا رشید احمدؒ کے عالم شباب میں اس دنیا سے اچانک کوچ کر جانا ہے۔ اگر چہ مولانا مرحوم گزشتہ آٹھ دس سالوں سے کمر اور اعصاب کی شدید بیماری میں مبتلا تھے اور اسی وجہ سے دارالعلوم میں آپ کا سلسلہ تدریس بھی رہ گیا تھا۔ لیکن پھر بھی آپ نوشہرہ میں مسجد کی خطابت وغیرہ کی ذمہ داریاں کسی نہ کسی صورت میں جاری رکھے ہوئے تھے لیکن اچانک ہی صبح کے وقت آپ کی طبیعت بگڑی اور کچھ ہی دیر میں آپ نے جانِ عزیز جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا مرحوم زبردست صلاحیتوں اور خوبیوں کے حامل انسان تھے آپ بہت ہی خاموش طبع، کم گو اور نہایت شریف مزاج تھے۔ آپ سیرت وصورت میں حضرت مفتی صاحب مدظلہ کا خوبصورت عکس جمیل تھے۔ مولانا رشید احمد صاحبؒ دارالعلوم حقانیہ سے فارغ التحصیل تھے اور بعد میں دارالعلوم ہی میں آپ نے درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ مولانا کامل یکسوئی اور بھر پور توجہ کے ساتھ تدریس میں منہمک رہتے۔ اور روایتی صاحبزادگی سے آپ کوسوں دور تھے اور دیگر دنیاوی امور سے بھی آپ تقریباً کنارہ کش رہتے۔ مولانا مرحوم دارالافتاء میں بھی وقت دیا کرتے تھے اور کئی اہم موضوعات پر آپ نے بڑے محققانہ فتاویٰ بھی دیئے۔ مولانا شرافت وکردار کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ آپ میرے استاد بھی تھے اور دعا گو بھی۔ ماہنامہ ''الحق'' کے مستقل قاری تھے اور جب بھی ملتے الحق اور اس ناکارہ کے مضامین کے بارے میں نیک خواہشات کا اظہار فرماتے رہتے۔ آپ کی ذات میں شفقت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مولانا مرحوم کو دارالعلوم اور تدریس سے بچھڑنے کا بڑا دکھ تھا لیکن چونکہ آپ نوشہرہ میں قیام پذیر تھے اور بیماری کے باعث آپ کا اٹھنا بھی ناممکن ہو گیا تھا۔ اسی لئے آپ نے بادل نخواستہ آخری عمر دارالعلوم سے باہر گزاری۔ دارالعلوم میں آپ کے انتقال کی خبر نے فضا نہایت سوگوار کر دی۔ تمام اساتذہ اور طلباء نے آپ کے گاؤں زروبی جا کر نماز جنازہ میں شرکت کی۔ جنازہ حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے خود پڑھایا۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے اس موقع پر خصوصی خطاب فرمایا۔ مولانا صاحب کے جنازے میں علماء اور مشائخ اور حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے ہزاروں مریدوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ہر آنکھ حضرت مولانا رشید احمد صاحب کی جواں سالہ المناک موت پر نمناک تھی۔ مولانا مرحوم کو شام کے وقت دفنایا گیا۔ اور یوں علم وزہد کا ایک اور آفتاب خاکِ تیرہ کے حوالے کر دیا گیا۔ ہم حضرت مفتی صاحب مدظلہ اور آپ کے صاحبزادے مولانا حسین احمد حقانی اور مولانا رشید احمد صاحب کے صاحبزادوں اور دیگر پسماندگان سے دلی تعزیت کرتے ہیں۔ ادارہ حضرت مولانا مفتی صاحب مدظلہ کے غم میں نہ صرف برابر کا شریک ہے بلکہ خود ادارہ تعزیت کا مستحق ہے۔ دارالعلوم میں مولانا مرحوم کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ قارئین الحق سے بھی مرحوم کیلئے دعاؤں کی اپیل ہے۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔